جناب مفتی صاحب

یہ مسئلہ دریافت طلب ہے کہ بیعانہ ضبط کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ لیکن اسکی وجہ سے بعض مرتبہ بیچنے والے کو نہایت نقصان اٹھانا پڑتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص ادھار پر پلاٹ ایک کروڑ روپے میں بیچے، خریدار کو پندرہ دن بعد ادائیگی کرنا ہو، خریدار نے دس لاکھ روپے بیعانہ جمع کرایا ہو، دس دن بعد پلاٹ کی قیمت گر کر اسی لاکھ روپے رہ گئی، اب خریدار بقیہ ادائیگیاں کرنے پر رضامند نہیں ہوتا، اور فروخت کنندہ سے کہتا ہے کہ تم میرا دیا ہوا بیعانہ ضبط کر لو، میں بقیہ ادائیگیاں نہیں کروں گا، مارکیٹ کا عرف یہ ہے کہ فروخت کنندہ بیعانہ ضبط کر لیتا ہے اور اس پلاٹ کو اسی لاکھ روپے میں آگے فروخت کر دیتا ہے۔ اس طرح فروخت کنندہ کو نوے لاکھ روپے حاصل ہو جاتے ہیں، سائل یہ جانتا ہے کہ فقہ حنفی میں بیعانہ ضبط کرنا ناجائز ہے، لیکن اس صورت میں فروخت کنندہ کو زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے، اسی طرح اگر مثلاً پلاٹ کی قیمت بڑھ گئی لیکن خریدار اب اس پلاٹ کو نہیں لینا چاہتا کیونکہ اسکے پاس بقیہ ادائیگیاں کرنے کی رقم میسر نہیں ہے، اب سوال یہ ہے کہ:

کیا فروخت کنندہ کیلئے یہ جائز ہے کہ جس موقع پر خریدار ادائیگیاں کرنے پر عدم رضامندی ظاہر کرے اس وقت فروخت کنندہ اس سے یہ کہے کہ میں اس فروخت کو فسخ کرنے پر راضی نہیں، البتہ ایسا کر لیتے ہیں کہ چونکہ اب تم ہی اس پلاٹ کے مالک ہو لہذا تم مجھے اس پلاٹ کو آگے بیچنے کا وکیل بنا دو، میں تمہاری طرف سے اس پلاٹ کو آگے بیچ دوں گا، پھر جس صورت میں پلاٹ کی قیمت گر کر اسی لاکھ رہ گئی ہے اس صورت میں فروخت کنندہ اس پلاٹ کو اسی لاکھ روپے میں فروخت کر کے قیمت فروخت مع بیعانہ کے طور پر جمع کرائی ہوئی رقم (یعنی کل نوے لاکھ روپے) خود رکھ لے اور باقی دس لاکھ روپے یا تو معاف کر دے یا پھر خریدار سے وصول کر لے، اور جس صورت میں پلاٹ کی قیمت بڑھ گئی ہے مثلاً ایک کروڑ دس لاکھ ہو گئی ہے اس صورت میں فروخت کنندہ اس پلاٹ کو خریدار کی طرف سے ایک کروڑ دس لاکھ میں بیچ کر ایک کروڑ روپے خود رکھ لے اور دس لاکھ واپس کر دے۔ کیا درج بالا صورت شرعاً جائز ہے۔

(سائل)

یوسف غنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

صورتِ مسئولہ میں اگر واقعۃً خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان خرید وفروخت کا معاملہ یا وعدہ یعنی ایجاب وقبول ہو چکا تھا تو فروخت کنندہ کیلئے سوال میں ذکر کی گئی صورت اختیار کرنا شرعاً درست ہے، کیونکہ فروخت کنندہ کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ خرید و فروخت کے معاملہ کو فسخ نہ کرے۔

الفتاوی الهندية : (ج ٣، ص ٨)

Scanned by CamScanner

وإذا حصل الإيجاب والقبول لزم البيع ولا خيار لواحد منهما إلا من عيب أو عدم رؤية

كذا في الهداية۔

الدر المختار: (ج٤، ص٥٢٨)

وإذا وجدا لزم البيع بلا خيار إلا لعيب أو رؤية۔

حاشية ابن عابدين: (ج٥، ص١١٢)

قوله وبيع فيه خيار المجلس كما مر الذي مر أول البيوع أنه إذا أوجب أحدهما فللآخر القبول في المجلس لأن خيار القبول مقيد به فإذا قبل فيه لزم البيع بلا خيار إلا لعيب أو رؤية۔

الفتاوى الهندية: (ج٣، ص١٥٧)

وشرط صحة الإقالة رضا المتقائلين والمجلس وتقابض بدل الصرف في إقالته وأن يكون المبيع محل الفسخ بسائر أسباب الفسخ كالرد بخيار الشرط والرؤية والعيب۔

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

شمس الحق غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ١٤

١٥/٧/١٤٢٩ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

١٥/٧/١٤٢٩ھ

جواب صحیح ہے، اور یہ بھی جائز ہے کہ زمین کی فروختگی اور خریدار کو قبضہ دینے کے بعد اسی زمین کو بائع کے پاس رہن رکھ دیا جائے تاکہ باقی رقم کی عدم ادائیگی کی صورت میں بائع اسے بیچ کر اپنی رقم وصول کر سکے۔

واللہ سبحانہ اعلم

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

١٥-٧-١٤٢٩ھ

الجواب صحیح

[illegible]

١٦/٧/٢٩ھ

Scanned by CamScanner

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام و پتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ

اس رقم کے ساتھ اتنی رقم مزید مشتری کو دے گا اور اگر مشتری خریدنے سے انکار کر دے تو اس کا وہ بیانہ ضبط ہو جاتا ہے بعد میں ادا نہیں کیا جاتا اس بارہ میں شرعی مسئلہ سے آگاہ فرمائیں۔

(۳) مثلاً اکتوبر میں ایک باغ فروخت ہوا چوتھائی ادا کردی گئی اور مشتری نے جون میں انکار کر دیا کہ آپ کسی اور کے ہاتھ فروخت کریں اب اس وقت میں مالک کو فروخت کرنے میں دقت پیش آتی ہے کوئی خریدتا نہیں یہ نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے کیا یہ مشتری سے نقصان کی رقم وصول کرنا جائز ہے؟ یعنی اسکی ادا کردہ چوتھائی رقم سے نقصان وضع کرکے باقی رقم ادا کردی جائے یا کیا صورت ہو اس نے تو انکار کر کے گناہ کیا ہے۔

فقط والسلام

منظور احمد رحیم دلمی ساہیوال

الجواب حامداً ومصلیاً

۱: —— اگر یہ مقدار اس قدر ہو کہ اس کے بعد معتدبہ مقدار باغ کی بچ جائے گی اور کوئی نزاع نہ ہوگا تو کوئی حرج نہیں ورنہ منع ہے اور اگر بیچتے وقت کسی خاص درخت کو اپنے لئے متعین کرلیں تو اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں۔ (ماخوذ از امداد الفتاویٰ ص ۶۵، ۶۶، ج ۳)

فی الدر (ما جاز ایراد العقد علیہ بانفرادہ صح استثناؤہ منہ فصح استثناء قفیز من صبرۃ وشاۃ معینۃ من قطیع و (أرطال معلومۃ من بیع ثمر نخلۃ) لصحۃ ایراد العقد علیہا ولو الثمر علی رؤوس النخل علی الظاہر (الدر المختار ص ۵۵۸، ج ۴)

۲، ۳: —— بائع کی رضامندی کے بغیر مشتری کو بیع فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے، بائع مشتری کو بیع پر قائم رکھنے اور اس سے بقیہ رقم وصول کرنے کے لئے ہر قسم کی قوت استعمال کر سکتا ہے اگر بائع، مشتری کو بیع پر قائم رکھنے سے عاجز ہو گیا تو بیعانہ واپس کرنا ضروری ہے لیکن فساد زمان کی وجہ سے ایسے مظالم بہت زیادہ واقع ہونے لگ گئے ہیں اس لئے ظلم اور نقصان سے بچنے کی خاطر یہ تدبیر اختیار کی جائے کہ بائع مشتری کی اجازت سے اپنی چیز کو دوسری جگہ فروخت کر دے اگر پہلی قیمت سے کم پر فروخت ہوئی تو یہ نقصان بیعانہ سے وصول کرلے اور اگر زیادہ قیمت مل گئی تو زیادتی مشتری اول کو واپس کر دے اور اگر مشتری کسی طرح قابو میں

بائع فروخت شدہ درخت کا معلوم کی ایک متعین مقدار کا بائع کا استثناء کرلینا؟

بیعانہ کا حکم اور مشتری کے انکار کی وجہ سے بائع کو پہنچنے والے نقصان کو پورا کرنے کی صورت (اہم)

Scanned by CamScanner

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

نمبر شمار	نمبر ونام مستفتی	مضمون سوال وجواب	مجیب	ع

دے تو بائع حاکم مسلم کو درخواست دے کہ وہ مبیع کو فروخت کر کے مذکورہ تفصیل کے مطابق فیصلہ کرے۔

اور جہاں تک معلوم ہے موجودہ حکومت کا قانون بھی یہی ہے کہ تکمیل معاہدہ کا دعویٰ اس پر ہو سکتا ہے اس لئے بائع کو حق حاصل ہے کہ دعویٰ کر کے اس کو تکمیل معاہدہ پر مجبور کرے۔ اس صورت میں زر بیعانہ کی واپسی اور ضرر کا سوال ہی نہیں رہتا اور اگر کسی وجہ سے بائع دعویٰ نہیں کرتا تو زر بیعانہ کی واپسی لازم ہے اور اس سے جو ضرر بائع کو لاحق ہوتا ہے اس کا وہ خود ذمہ دار ہے کہ ـــــ وہ دعویٰ کیوں نہیں کرتا۔ (احسن الفتاویٰ ص ۵۰۱ ج ۶ - امداد المفتین ص ۸۴۳)

قال الامام النسفیؒ: ومن اشترى عبداً فغاب (اى المشترى قبل القبض واداء الثمن)

(۳)

فبرهن البائع على بيعه (اى على انه باع هذا العبد من فلان وانه غاب قبل ان ينقد الثمن) وغيبته معروفة (فطلب البائع من القاضي ان يبيعه لدينه) لم يبع بدين البائع والا بيع لدينه (اى باعه القاضي لدين البائع) (كنز الدقائق ص ۴۴۶) واللہ اعلم

محمد سلمان سلیم عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۱۷-ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۲-۳-۱۷ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner